Registered

No. L. 89.

ہفتہ وار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۵) مطبوعہ ۲۳ جون ۱۸۹۹ء بروز جمعہ جلد (۲۷)

گلدستہ اخبارات

تناولی کے بلوے میں طرفین کے ۱۰-۱۰ آدمی قتل ہوئے مقدمہ عدالت مدوراہیں دائر تھا ہنوز کوئی فیصلہ نہیں ہوا تھا کہ پھر لڑائی ہوگئی فساد مٹھانے میں کئی پولیس مین قتل اور مجروح ہوئے ۸ کمپنی فوج اور پلٹن بیلداراں فساد مٹھانے میں مصروف ہیں ریذیڈنٹ ٹراونکور خود موقع پر گئے فساد کی بنیاد یہہ تھی کہ شناراپنے کو کھتری کہتے تھے مارا وا اُس کو نہیں مانتے تھے شنار جبراً شیو کاشی کے مندر میں گھس گئے اس پر باہم فساد ہوگیا یہہ تمام خرابی ذات بات کی ہے خدا ہندوستان کے لوگوں کو حقیقی روشنی دکھلائے۔

مقدمہ قتل پونا میں کھنڈو شنو ساٹھے کو ۱۰ سال قید کی سزا ہوئی تھی گورنمنٹ نے اپیل کیا کہ سزا ناکافی ہے ہائیکورٹ نے سمجھا واقعی سزا ناکافی ہے اب ۱۴ سال قید لعبور دریائے شور کا حکم دیا۔

متھرا و بھرتپور کی سرحد پر ڈاکہ زنی کی کثرت ہے ڈاکوؤں کا صدر مقام بھرتپور سمجھا گیا۔

اخبارات کے بیرونی پیغامات تار کے کاپی رائٹ کا مسودہ قانون شملہ میں کونسل آئین ہند میں پیش ہوگا۔

مہاراجہ گائکوار بڑودہ معہ ریذیڈنٹ ۱۵ جون کو شملہ پہنچیں گے اور مہاراجہ کوچ بہار کی کوٹھی میں رہیں گے۔

سرحدی فرقہ گومٹی کے قیدی ڈیرہ اسمعیلخاں لائے گئے اس پاس فرقہ کے لوگ برسر فساد ہیں یہہ لوگ مدہ خیل والکہ خیل کے بدمعاشوں کو بھی پھسلا رہے ہیں کہ اس شرارت میں اُن کے ساتھ ملیں۔

کوہاٹ میں پچھلے دو ہفتوں میں کئی بھونچال آئے۔ چھاونی میں کئی مکانوں کی دیواریں گر گئیں۔

آج کل کشمیر کا نظارہ قابل دید ہے نہایت رونق ہو رہی ہے قطار در قطار لوگ چلے آرہے ہیں۔

میونسپلٹی لاہور میں غور ہوگی کہ فحش پیشہ مکانات کا انسداد بذریعہ قانون ہونا چاہئے۔

کانگڑہ میں کہتے ہیں کہ سردار گوردیال سنگھ مان مسلمان فقیر و نکا بھیس بدلکر کابل کی طرف نکل گیا یہہ رشوت ستانی کا مزہ ہے فاعتبرو یا اولے الابصار۔

افزائش نسل حمیراں کے لئے گورنمنٹ ہند نے ۲۵ گدھے سائپرس سے منگوائے ۵۰ اور آوینگے۔

ایم۔ لوبٹ پریسیڈنٹ فرانس پر گھوڑدوڑ میں بیرن کرسچنی نام ایک امیر نے لکڑی رسید کی اور چار سال قید کا سزایاب ہوا اس پر مجلس چیبرنے گورنمنٹ میں اعتبار کا ووٹ پاس کرنے سے انکار کر دیا آخر وزارت مستعفی ہوگئی اب ایم۔ پائن کئر جدید وزارت بنانے کا انتظام کر رہے ہیں۔

مسٹر چیمبرلین نے اپنی تحریر کو سر الفریڈ ملزکی مراسلتوں پر مبنی کیا ہے اور اس بات کو غلط ثابت کر دیا کہ یوٹلینڈرز کی شکائتیں بے بنیاد ہیں۔

وینزولہ کا فیصلہ کرنے والی پنچائت نے پیرس میں اجلاس شروع کیا۔

فتح برما کا سالانہ جلسہ ڈنر بصدارت سر جارج وائٹ لندن میں بڑی عمدگی سے ہوا میر انجمن نے فارغ البالی برما کا جام تجویز کیا کہ ملک کی پُرامن و آسودہ طاقت بہت اچھی ہے۔ اور یقین ظاہر کیا کہ برما کی اولاد کو جلد تعلیم یافتہ بنائیں گے کہ مقامی انتظام حکومت میں حصہ لیں۔

چین میں سب سے زیادہ خوبصورت وہ دکانیں ہیں جہاں مُردوں کے تابوت بکتے ہیں۔

اخبار ٹائمز نے لکھا کہ جرمنی و ہالینڈ نے پریسیڈنٹ کروگر کو سمجھایا کہ برٹن سے نہ بگاڑیں اور معاملہ کو طول نہ دیں اس میں اچھا ہوگا۔

اگر ٹرانسوال نہ مانیگا تو گمان غالب ہے کہ برطانیہ مجبوراً پیدا کرے کہ موجودہ حالت ناقابل برداشت ہے۔

انگلستان کے ضلع کنٹ میں ایک قیمتی کان کوئلہ کا پتہ لگایا گیا عظیم نفع کی امید ہے۔

کہتے ہیں کہ فرانس ایک سفارت کابل کو بھیجنا چاہتا ہے۔ لندن میں عام خیال ہے کہ فرنچ سفارت جو کابل کو روانہ ہوگی تو فرانس کو اور ذلت اُٹھانی پڑیگی۔

جرمنی نے ایشیائے کوچک میں تار لگانے کی رعایت ٹرکی سے حاصل کی۔

نمائش پیرس کے لئے ایک مصنوعی کوہ آتش فشاں بنا رہے ہیں ۲۸۳ فٹ بلند قدرتی نظارہ بھرپور چٹان پودے ہوبہو ہونگے لاوا نکلیگا ۲ کروڑ پونڈ لوہا اور فولاد استعمال کیا گیا ہے۔

امریکا میں اُڑنے کی تین مختلف کلیں زیر تجربہ ہیں لیکن پوری کامیابی اب تک کسی میں نہیں ہوئی۔

صوبہ اناطولیہ میں توسیع ریلوے کی نسبت جرمنی و فرانس میں جھگڑا

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر

پادری ایچ گولکناتھ صاحب۔ پادری غلام مسیح صاحب
پادری طالب الدین صاحب بی اے۔ پادری پی سی اوپل صاحب
پادری جی ایل ٹھاکرداس صاحب۔ پادری جیمل سنگھ صاحب } ایڈیٹوریل
مسٹر الیشع ناصر صاحب۔ مسٹر مسیح الدولہ صاحب
پادری کیدار ناتھ صاحب سنت } کارسپانڈنٹس

"آریہ گزٹ نے کئی نمبروں میں بہت سی غلط تاویلات اور تسویلات کے جوڑ توڑ ملا کر یہہ ظاہر کیا ہے کہ دیگر مذاہب نے ویدک دھرم کی بعض سچائیوں کو اختیار کر کے اپنے مذاہب کو قایم کیا ہے اور مسیحی مذہب کی نسبت لکھا ہے کہ اس نے بدھ مذہب سے جو ویدک دھرم ہی کی ایک شاخ ہے خوشہ چینی کی ہے" اس کے جواب میں ہم یہہ بتلانا چاہتے ہیں کہ بجائے اس کے کہ مسیحی مذہب نے آریہ دھرم یا بدھ مذہب سے کچھ لیا ہو خود آریوں نے بائبل سے کچھ لیا ہے واضح ہو کہ برہمن اسی آرین نسل میں سے ہیں جس کی یہودی بھی ایک شاخ ہیں ہر چند کہ مدت دراز سے جدا ہو گئے مگر یہودیوں کے قوانین اور طریقے ان میں موجود رہے کسی ایک خاندان کو بطور پروہت کے مقرر کرنا قربان گاہ اور عبادتگاہ بنانا برتنوں کا دھونا دھلانا اور پاک ناپاک سمجھنا یہہ تمام یہودیوں کی رسمیں ہیں عبرانی اور آرامی زبانوں کا سنسکرت کے ساتھ مشابہ ہونا ظاہر کرتا ہے کہ برہمنوں کے آباو اجداد کے کلام پاک یعنے بائبل کی کہانیاں یاد تھیں انہیں کی بنا پر کچھ کم و بیش کر کے ایک مذہب بنا لیا مثال کے طور پر Deluge ہی کی کہانی کو لے لو جو رگوید بھاگوت اور کئی پرانوں میں پائی جاتی ہے۔

اس بات پر بڑے بڑے علما کا اتفاق ہے کہ سنہ ۲۲۵ء میں بائبل کے بہت سے قلمی نسخے موجود تھے اُن میں سے کوئی برہمنوں کے ہاتھ آ گیا اور یہہ بات تو اظہر من الشمس ہے کہ اہل ہند کو نقل کرنے میں کمال حاصل ہے

ڈاکٹر لا ریمر نے اس بات کو تحقیقات کے ساتھ لکھا ہے کہ چوتھی صدی میں نئے عہد نامہ کا کسی ہندوستانی زبان میں ترجمہ بھی موجود تھا۔

یہہ بھی تسلیم کیا گیا ہے کہ پہلی صدی میں تھوما انجیل کی بشارت دینے ہندوستان میں آیا اور جنوبی ہند میں کوہ تھوماں پر وفات پائی ملیبار میں پہلے پہل مسیحی مذہب تھوما ہی نے پھیلایا پہلی صدی میں اسیریا چالدیا یونان اور روم میں کلیسیائیں قایم ہو گئی تھیں ادھر ایشیا میں آرمینیا عرب ایران میں کلیسیائیں قایم ہو چکی تھیں اور پہلی صدی میں ہندوستان کا تعلق اور آمد و رفت ایران میں کثرت سے رہتی تھی پس بائبل کے خیالات اور کہانیاں اس زمانہ میں اہل ہند میں پھیلنا قابل یقین بات ہے۔

یہہ تو رہا پچھلے زمانہ کا حال اب موجودہ زمانہ میں بھی اہل ہند نے جو کچھ سیکھا مسیحیوں سے سیکھا غرضکہ زراعت تجارت حرفت صناعت تمام علوم مسیحیوں سے سیکھے تمام ترقی اور تہذیب جو کچھ کہ نصیب ہوئی مسیحیوں کی بدولت اور چونکہ یہہ زمانہ موجودہ کا حال ہے اور تمام باتیں اظہر من الشمس ہیں اس لئے اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔

---

۲۰ جون ۱۸۹۹ء کو لودیانہ میں بموجب جدول پیمانہ بارش ایک انچ ۱۳ ڈسمل بارش ہو گئی۔

پارسیوں کا مرگھٹ۔ بمبئی کے پارسیوں میں مُردہ کے مسان کی بابت ایک سخت ایجی ٹیشن برپا ہوا۔ پارسی اپنے مردوں کو نہ تو جلاتے ہیں اور نہ گاڑتے ہیں بلکہ ایک خاص وضع کے برج پر اسکو رکھدیتے ہیں جہاں بڑے بڑے گدھ اس کا ماس کھا جاتے ہیں اور ہڈیاں اس برج کے نیچے کے کنوئے میں جا پڑتی ہیں۔ ہندوؤں کا مسان ہے مسلمانوں اور عیسائیوں وغیرہ کا قبرستان ہے لیکن پارسیوں کا برج خموشی ہے حال میں بمبئی کے بعض باثر پارسیوں نے بسرپرستی سر جمشٹ جی جیجی بھائی کے جو اس قوم کے دنیاوی پیشوا ہیں تجویز منظور کی ہے کہ متھران کے کوہی مقام پر ایک قبرستان بنائیں نہ کہ برج خموشی تعمیر کریں اور اس پر پارسی قوم کے باقی لوگ سخت برانگیختہ ہو رہے ہیں پارسیوں کے دینی پیشوا نے صاف کہدیا ہے کہ ایسا کرنا ہمارے مذہب کے بالکل خلاف ہے اور زند آوستا کے احکام کا صریح برعکس ہے دیکھا چاہیئے کہ اُس کا مآل کیا ہوتا ہے پنجاب میں پارسی لوگ بوجہہ نہ ہونے برج خموشی کے اپنے مُردوں کو دفن کرتے ہیں لیکن یہہ مجبوری ہے۔

چھاونی ہسپتالات۔ ۱۸۹۶ء میں چھاونیات ہند سے متعلق جو قواعد منظور کئے گئے تھے بروئے اُنکے صاحب وزیر ہند نے منظوری بھیجدی کہ ہندوستان کی ستر چھاونیوں میں ہسپتال قایم کئے جاویں ان میں سے ۲۷ درجہ اوّل کے ہونگے یہہ وہ مقام ہیں جہاں ایک ہزار سے زیادہ فوج رہتی ہے اور باقی ۴۳ درجہ دوم کے ہسپتال ہونگے اوّل الذکر کے انچارج مڈیکل افسران کو علاوہ تنخواہ کے ڈیڑھ سو روپیہ اس خاص خدمت کیلئے ماہوار الاونس ملیگا اور دوم درجہ کے ہسپتالوں کے انچارج کو ایکسو روپیہ دیا جاویگا اور جہاں ضرورت پائی جاویگی وہاں گھوڑیکا الاونس مزید برآں ملیگا۔

مسیح کی تعلیم

بقیہ

پانچواں باب

خدا کی بادشاہت میں داخل ہونیکی شرطیں

دیکھو نور افشاں مطبوعہ ۱۶ جون ۱۸۹۹ء

بغیر اس تبدیلی کے جو کہ خدا کی روح سے ہوتی ہی خدا کی بادشاہت کی برکتیں آدمی کے نزدیک اچھی نہیں سمجھی جاتی ہیں کیونکہ وہ نہ تو انہیں قبول کر سکتا جیسا (یوحنا ۳: ۶) "جو جسم سے پیدا ہوا جسم ہی اور جو روح سے پیدا ہوا روح ہی" اور صرف روح سے خدا کی بادشاہت میں داخل ہو سکتا مسیح نے اس پیدایش کو ایک بھید کی بات صاف بتلائی (یوحنا ۳: ۸) "ہوا جدھر چاہتی ہی چلتی ہی اور تو اُس کی آواز سُنتا ہی پہ نہیں جانتا کہ وہ کہاں سے آتی ہی اور کہاں کو جاتی ہی ہر ایک جو روح سے پیدا ہوا ایسا ہی ہی اور یہہ راز دوسری انجیلوں کی تعلیموں سے پوری موافقت رکھتا ہی جیسا ہم نے اُوپر اس باب میں بیان کیا وہی نجات کا بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک معمہ ہی جس کا حاصل ہونا صرف خدا سے ہی اُن میں بھی روحانی زندگی میں آدمی کا داخل ہونا خدا کی قدرت سے ہی جس پر اُس نے اپنے کو سونپ دیا تاکہ خدا اپنی مرضی اور ارادوں کو اس سے کروائے۔

اب ہم نے خدا کی بادشاہت میں داخل ہونے کی شرطیں اور مسیح کے مخالف بیانوں پر غور کیا اُن شرطوں پر سوچنے سے دو تین باتیں نکلتی ہیں۔

۱- داخل ہونا فضل سے ہی یعنے مفت۔

۲- نجات کی بخشش ایسی مفت ہی کہ گنہگار ہاں محصول لینے والے اور کسبیاں اُس بخشش کو حاصل کر سکتے ہیں۔ ۳- نجات۔ خصوصاً گنہگاروں کے لئے ہی اور اس کو قبول کرنے کے لئے صرف ایمان کی ضرورت ہی۔ ۴- لیکن اس قبول کرنے کے بارے میں سب انجیلوں میں مسیح کی تعلیم سے معلوم ہوتا ہی کہ ہمارے دلوں میں ایک الٰہی بھید کی تاثیر کی ضرورت ہی ہم مرقس ۱۰: ۲۷ میں پڑھتے ہیں کہ "یسوع نے اُن کی طرف نگاہ کر کے کہا کہ انسان کے نزدیک ممکن ہی پر خدا کے نزدیک نہیں" "کیونکہ خدا کے نزدیک سب کچھ ہو سکتا ہم یوحنا ۳: ۵ میں بھی پڑھتے ہیں" اگر آدمی پانی اور روح سے پیدا نہ ہووے تو وہ خدا کی بادشاہت میں داخل ہو نہیں سکتا"، یہی ایمان جو ہم پر ایسی تاثیر کرتا ہی کہ مسیح کو قبول کرتے ہیں اور اپنے کو اُس کے سپرد کرتے ہیں یہہ ایسے بھید کی کی باتیں ہیں کہ اس کا حاصل کرنا عقل سے بعید ہی اور خدا کی قدرت اُس میں ضرور ہی۔

تو بھی اس راز کے بارے میں دو باتیں بتلانی باقی ہیں (۱) اگر کوئی اس راز کی تعلیم پر اعتراض کرے تو کچھہ مضائقہ نہیں کیونکہ کوئی مذہب ایسا ہو کہ جس میں کوئی راز نہ پایا جائے تو وہ دین صرف ظاہری اور کچا ہی اور اس سے آدمی کے دل کو اس کے حاصل کرنے میں کبھی آسودگی اور خاطر جمعی نہیں ملیگی جب نجات کا ایسا بیان ہی کہ اس میں کوئی نہ کوئی الٰہی بھید یا راز ہونا مناسب ہی ضرور اگر یہہ نہو تو نہ تو ایمان پیدا ہو سکتا اور نہ کوئی اس کی تعظیم اور بزرگی کر سکتا ہی کیونکہ ہر ایک آدمی دل میں بخوبی جانتا ہی کہ ہمیں ایک بھاری اور الٰہی تبدیلی کی ضرورت ہی اور سب جو مسیح کی نجات میں شامل ہو گئے اقرار کرتے ہیں کہ خدا سے یہہ فضل عنایت ہوا جیسا پولس کہتا کہ (گلاتیوں ۱: ۱۵-۱۶) "پر جب خدا کی مرضی ہوئی جس نے مجھے میری ماں کے پیٹ ہی میں سے الگ کیا اور اپنے فضل سے بلایا کہ اپنے بیٹے کو مجھ پر ظاہر کرے" اور اسی طور سے عیسائی لوگ بھی "خدا کی بادشاہت میں قایم رہنے کے لئے خدا کی قدرت کے محتاج ہیں" اگر ہم دیندار لوگوں کی صحیح تواریخ پڑھیں اور غور کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ جو خدا کی بادشاہت میں داخل ہوئے یہہ وہی لوگ تھے جن میں خدا کی روح بستی تھی (۲) یہہ قانون کہ آدمی کی نجات میں ایک الٰہی فضل کا راز ہی کسی آدمی کے لئے کچھ آڑ نہیں ہی اگرچہ مسیح بھی کہتا ہی کہ (یوحنا ۶: ۴۴) "کوئی شخص مجھ پاس نہیں سکتا مگر جس حال کہ باپ جس نے مجھے بھیجا ہی اُسے کھینچ لاوے" تو بھی نجات کسی طرح اس سبب سے ناممکن نہیں ہی خدا پر سب کچھ چھوڑنے کا نتیجہ یہہ ہی کہ یقیناً نجات حاصل کرنا ممکن ہی اس میں کچھ روک ٹوک نہیں ہی کہ داخل ہونے کی قدرت خدا کی طرف سے ہونی چاہئے کیونکہ مسیح کی تعلیم خدا باپ کے بارے میں ہم کو یہہ قایم اور سچ بات بتلاتی ہی کہ کسی آدمی کی نجات میں خدا کی مرضی شامل ہی اور اس پر پورا بھروسہ رکھنا ہمارا فرض ہی۔

انگلش گورنمنٹ اور مذہب عیسوی

نمبر ۲

قولہ۔ ان وقفی جایدادوں کی حقیقت پر بڑے جھگڑے ہو رہے ہیں اور چونکہ دراصل گورنمنٹ کو یہہ منظور تھا کہ عیسائی مذہب کے سوا اور سب مذاہب

مٹ جائیں لہذا وہ اِن تنازعات کا فیصلہ اپنے شاہی اختیار سے نہیں کرتی ہی جیسا سلف سے دستور چلا آیا ہی بلکہ اُن کو عدالت دیوانی میں بھیج دیتی ہی اور مثل مشہور ہی کہ عدالت دیوانی کی کارروائی دق کی بیماری ہی-

اقول- ہندوستانی صاحب کی اس تحریر پر ہم کو افسوس آتا ہی کہ وہ اول ہان چکے ہیں دیکھو تاج الاخبار مطبوعہ ۱۳ مئی ۱۸۹۹ء کہ "عیسائیوں کو اپنی ہم مذہب گورنمنٹ سے کچھ فایدہ نہیں ہی اور نہ عیسائی مذہب کو اس سے کچھ نفع ہی" تو پھر اس جگہہ وہ کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ گورنمنٹ کو یہہ منظور تھا کہ عیسائی مذہب کے سوا اور سب مذاہب مٹ جائیں اگر ایسا منشا انگلش گورنمنٹ کا ہوتا تو شروع ہی سے وہ ایسا انتظام کرتی کہ دیگر مذاہب والے یا تو خود بخود عیسائی ہو جاتے یا وہ اس کے لئے مجبور کئے جاتے اور بتائیے کہ دم مارنے کا کیا موقعہ ہوتا؟ اور گذشتہ زمانے کے بادشاہوں نے جنہوں نے اپنے دین کی اشاعت جبر و ظلم سے کی کیا کچھ نہ کر لیا اور کس نے اُن کو روکا؟ نہیں یہہ درست نہیں گورنمنٹ کا ایسا خیال نہ شروع سے ہوا اور نہ ہوگا مذہب کی طرف سے گورنمنٹ بالکل اپنے آپ کو بے تعلق رکھتی ہی بعض لوگ اس سے گورنمنٹ کو مذہبی تعلقات سے پہلو تہی کرنے کے سبب سے نیوٹرل گورنمنٹ کہتے ہیں یہہ امر انگلش گورنمنٹ کی پالیسی ہی اور ہر ایک بادشاہ کی اپنی اپنی پالیسی ہی اور وقفی جایداد کی نسبت صرف اتنا کہنے پر کفایت کرتا ہوں کہ گورنمنٹ اپنے ضابطہ قانون کی پابند ہی جو قانون قانونی مجلس کی طرف سے مقرر ہو جاتا ہی اس پر عمل درآمد ہوتا ہی بجائے شکرگزاری اور مشکوری کے اُلٹا گورنمنٹ کو الزام دیتے ہو یہہ خوب عقل ہی کیوں نہ ہو بھلا صاحب یہہ نیکی نہیں کہ مسیحی گورنمنٹ اور آپ کے ملک پر حکمران اور پھر آپ کے ساتھ باوجود اس کے کہ آپ کا مذہب و عقیدہ برخلاف مسیحی مذہب کے ہی مہربانی سے جایدادیں عنایت کرے اور سابق دستور پرانے حقوق قایم رکھے اور لاکھہا کروڑہا روپیہ کی جایدادیں آپ کے مذاہب کے حامی مولوی و پنڈت اور سوڈھی صاحبان کو مفت میں حاصل ہوں اور گرجوں کے لئے ایک بالشت جگہہ بھی نہ ملے اور اس پر آپ فرماتے ہو کہ دیگر مذاہب کو مٹانا گورنمنٹ کو منظور ہی اب آپ بتائیے کہ حق بات کیا ہی؟

قولہ- اب یہہ تماشہ دیکھئے کہ اِدھر تو ہندو مسلمان گورنمنٹ کی شکایت کر رہے تھے اُدھر ولایت میں وہ لوگ جن کی قایم مقامی ہندوستانیں بھی پادری کر رہے تھے گورنمنٹ کو تنگ کر رہے تھے کہ یہہ تو سچ ہی کہ گورنمنٹ نے ادیان باطلہ کی کارپردازی اور رسوم شیطانی میں شرکت سے انکار کیا مگر یہہ کیفیت تو اب تک موجود ہی کہ ہزارہا بلکہ لاکھہا روپیہ گورنمنٹ کے خزانہ سے بتوں کی پرورش اور بت پرستوں کی رسوم کی اشاعت کے لئے ہر سال برابر دیا جاتا ہی؛

اقول- اگر آپ کوئی ثبوت اس امر کا دے سکیں کہ گورنمنٹ نے بُت پرستی کو بمرضی خود قایم کیا ہی تب تو خیر ورنہ صرف اس بنیاد پر کہ گورنمنٹ ان کی رعایت کرتی ہی ایسا کہنا فضول ہی گورنمنٹ سب کو اپنی رعایا سمجھکر اُن کی تمام باتوں میں اُن کی دلجوئی کرتی اور خرچ بھی کرتی ہی ورنہ مذہبی لحاظ سے کچھ نہیں کرتی اور یہہ بات اگرچہ ازروے مذہب کے سبب خلاف ورزی دین کا ہو لیکن گورنمنٹ اور دین دو باتیں الگ الگ ہیں اس لئے اس کارروائی سے اعتراض اگرچہ صحیح بھی معلوم ہو تو بھی لاعلاج ہی سرکار دولتمدار کی حکمت عملی میں اہل دین کو کیا کلام-

قولہ- الغرض پادریوں کا ہم مذہب اور ہم مذاق فرقہ جو ولایت میں تھا اس نے یہاں تک کد و کاوش اس مقدمے میں کی کہ آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کو متواتر یہہ کلمات لکھے کہ بت پرستی صرف بندگان خدا کے حق میں زہر نہیں ہی بلکہ بت پرستی کی تائید کسی نہج یا عنوان سے صریحاً یا ضمناً کرنا کلام الہی (انجیل) میں گناہ کبیرہ لکھا ہی-

اقول- سچ ہی بعض باتیں انگلش گورنمنٹ روا رکھتی ہی جس کو مذہب عیسوی منع کرتا ہی اور پادری صاحبان ازروئے کلام الہی ہدایت کرینگے کیونکہ اُن کا حق ہی پر تاہم امور سلطنت اور انتظام سلطنت مختلف باتیں ہیں دین کے ساتھ اُنکا علاقہ کم ہی اور فی زمانہ یہہ امر دیکھنے میں آیا ہی کہ دنیا اور دین دو مختلف باتیں ہو کر آپس میں ایک نہیں ہو سکتیں اور قسم قسم کی حکمت اور چالاکی ایسے کاموں کے چلانے میں استعمال کی جاتی ہی جو ازروئے دین روا نہیں ٹھہرتی؛

قولہ- جگن ناتھہ کے مندر کے باب میں جو کارروائی گورنمنٹ نے کی تھی اس کو ہندوا اور عیسائی دونوں نے نظیر قرار دیکر لعنت و ملامت کرنی شروع کی- تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ جب صوبہ کٹک کو جس میں جگن ناتھہ کا مندر ہی برٹش گورنمنٹ نے فتح کیا اس وقت اس مندر کی حفاظت کا وعدہ کیا تھا اور اس وعدہ کے ایفا میں ہزارہا روپیہ سالیانہ کی معافیاں برہمنوں کو عطا کی تھیں؛

اقول- حکومت اور حکمت عملی اور انتظام سلطنت

اور امن قایم رکھنے کے لحاظ سے اگر گورنمنٹ نے ایسا کیا تھا تو یہہ سمجھنا چاہئے کہ یہہ نہ کسی مذہبی پاس کے سبب سے کیا گیا پر صرف ایک انتظامیہ کارروائی ہوگی اور جس حال میں کہ پیشتر سے برہمنوں کو بیشمار حق حقوق حاصل تھے اِس ہی لحاظ سے گورنمنٹ نے ایسی باتوں کو روا رکھا ورنہ اور کوئی بات نہیں تھی ٭

باقی آیندہ

محمد صاحب بے معجزہ تھے

بعض اہل اسلام محمد صاحب سے بیشمار معجزوں کو منسوب کرکے اخباروں اور رسالوں کے ذریعہ سے تمام ملک میں دروغ اور تاریکی کے پھیلانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں حالانکہ محمد صاحب نے نہ کبھی کوئی معجزہ دکھلایا اور نہ کبھی معجزہ دکھلانے کا اقرار کیا۔

(۱) سورۃ انعام قد نعلم انہ لیحزنک الذی یقولون فانھم لا یکذبونک ولکن الظلمین بآیت اللہ یجحدون۔ ترجمہ ہم جانتے ہیں کہ تجھ کو غم دلاتی ہیں اُن کی (کافروں کی معجزہ طلب) باتیں سو وہ تجھکو نہیں جھٹلاتے لیکن بے انصاف اللہ کے حکموں سے منکر ہوئے جاتے ہیں۔

ناظرین ذرا غور کیجئے اور دیکھ لیجئے کہ لوگ پیغمبر اسلام سے معجزے مانگ رہے ہیں لیکن آپ برابر انکار پر انکار کئے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ لوگوں نے جھٹلانا شروع کر رکھا ہی مگر محمدیوں کے خدا کے کیا کہنے ہیں کہ لوگوں کو ظالم قرار دیکر محمد صاحب کو تسلی دیتا ہی اور نہ صرف اسی پر قناعت کی بلکہ آگے چلکر محمدیوں کے خدا نے بیچارے معجزہ طلب کرنے والوں پر سخت الفاظ کی بوچھاڑ کردی والذین کذبوا بایتنا صمم وبکم فی الظلمت من یشاء اللہ یضللہ۔ یعنے جو ہماری باتوں کو جھٹلاتے ہیں وہ بہرے اور گونگے ہیں جس کو چاہے اللہ اندھیرے میں گمراہ کرے۔

(۲) سورۃ الانبیا۔ فلیاتنا بایۃ کما ارسل الاولون الخ چاہیے محمد کو کہ لے آوے ہم پاس کوئی نشانی یعنے معجزہ جیسے لائے ہیں پہلے یعنے نہیں مانینگے اسی واسطے ہم نے تجھکو اے محمد کوئی معجزہ نہ دیا۔ ہم نے از روئے قران کے محمد صاحب کا معجزوں سے انکار کرنا ثابت کردیا ہی مگر محمدی صاحبان خواہ مخواہ معجزوں کو اُن سے منسوب کرتے ہیں۔ تفسیر قران میں سید احمد خاں صاحب فرماتے ہیں آنحضرت نے کسی ایک شخص یا کسی ایک گروہ کے ایمان پر دعوت کرتے وقت یہہ نہیں کہا کہ اس سے پہلے اُس کے سامنے کوئی خرق عادت کی ہو اور ایک چیز کو دوسری چیز میں بدل دیا ہو یعنے لکڑی کا سانپ اور سانپ کی لکڑی اور سونے کو مٹی اور مٹی کو سونا بنا دیا ہو اور اسلام لانے کی دعوت کے وقت کوئی کرامات اور کوئی خوارق عادات آنحضرت سے ظاہر نہیں ہوئی صفحہ ۱۳۵ سورۃ بقر جلد اول ٭

راقم

رامانند انورٹو

راہ کی روشنی

"تیرا کلام میرے پاؤں کے لئے چراغ اور میری راہ کی روشنی ہی" (زبور ۱۱۹ : ۱۰۵) حرف انسان کے پاس آنکھ ہونے سے اس کو نظر نہیں آتا بلکہ روشنی کا ساتھ ہونا بھی ضرور ہی دنیا میں قریباً ہر ایک آنکھ لیکر پیدا ہوتا ہی لیکن تاہم اس دنیا میں بہت سے لوگ اندھوں کی طرح آوارہ پھرتے ہیں اس کا سبب کیا ہی؟ اس کا سبب یہہ ہی کہ لوگ روشنی کو لیکر راہ میں نہیں نکلتے ہماری عقل گویا ہماری آنکھ کی مانند ہی ہم خیال کرتے ہیں کہ عقل کی آنکھ سے زندگی کے تمام بھیدوں کو ہم دیکھ سکتے ہیں اس خیال سے ہم کسی روشنی کی انتظاری نہیں کرتے اس کا نتیجہ یہہ ہوتا ہی کہ جوں ہی ہم زندگی کے سفر میں نکلتے ہیں تو بھی راہ بھول جاتے ہیں اور گمراہ ہوکر خطوں میں گرفتار ہوجاتے ہیں اور جان کا اندیشہ ہوجاتا ہی ٭

زندگی کی راہ میں بہت سی چیزیں ہیں جو دیکھنے میں بڑی خوبصورت معلوم ہوتی ہیں اور اندھیرے میں بہت چمکتی ہیں وہ چیزیں ایسی ہیں کہ جیسا کہ کہانیوں میں سانپ کے سر پر مَن کہی جاتی ہی اگر ہمارے ساتھ روشنی نہ رہے تو ہم مَن کے لوبھ میں آکر ضرور پھنی (سانپ) کے ہاتھ جان کھو بیٹھیں گے ہمارے دل کی بہت سی خواہشیں اس مَن کی مانند چمکیلی نظر آتی ہیں اگر تم روشنی لیکر اُن کے پاس جاؤ تو معلوم ہوگا کہ وہ خواہشیں صرف سانپوں کے سر کے سنگار ہیں جسم کی شہوت زندگی کا فخر اور دنیوی غرور سانپ کی مانند اِن خواہشوں کے نیچے چھپے رہتے ہیں ٭

سوائے اس کے زندگی میں بہت آزمایشیں ہیں بہت رنج و غم اور مایوسی ہی۔ اور بہت سے گرانے والے پتھر ہیں بغیر روشنی کے ہم کیونکر اس زندگی کی راہ میں قدم رکھ سکتے ہیں یہاں دنیا شیطان اور جسم درندوں کی طرح منہہ پھیلاکر

بیٹھے ہوئے ہیں ذرا موقع مل جاوے تو ہمیں نگل جاویں گے بغیر روشنی کے ہم کیونکر اس خوفناک جگہہ میں سفر کریں +

ان دشمنوں سے رہائی پانے کے لئے روشنی کی ضرورت ہے وہ جو جنگلوں میں رات کو سفر کرتے ہیں اپنے ساتھ جلتی ہوئی آگ یا مشعل لیکر چلتے ہیں اس آگ یا مشعل کی روشنی سے درندے ڈرجاتے اور دور بھاگ جاتے ہیں اس لئے اگر مختلف برے خیال دنیوی آزمایش اور شیطان کے آزار وغیرہ درندوں سے بچنا چاہو تو ضرور بالضرور اپنی زندگی کی راہ میں روشنی لیکر قدم رکھو +

روشنی کا خاص کام کسی چیز کو ظاہر کرنا ہے زندگی کی بہت سی باتیں پوشیدہ نظر آتی ہیں بہت اچھی طرح سے سمجھ میں نہیں آتی ہیں ہم نہیں جانتے کہ زندگی کا مقصد اور انجام کیا ہے سب کچھ مشکوک ہے اگر کوئی روشنی مل جائے تو پوشیدہ چیزیں ظاہر ہو جاتی ہیں اور شک رفع ہو جاتا ہے مقصد سمجھ میں آجاتا ہے اور زندگی خوشنما اور شیریں معلوم ہوتی ہے موت جو کہ سیاہ پردہ کی طرح ہمارے آگے چھائی ہوئی ہوئی ہے وہ شیشہ کی طرح صاف اور شفاف نظر آتی ہے اور اس میں سے ہم اندر کو بہت دور تک دیکھ سکتے ہیں سو روشنی کی ازحد ضرورت ہے +

روشنی ہم کو ہماری راہ اچھی طرح دکھاتی ہے اس راہ کی خوبی اور خوبصورتی ہم اچھی طرح معلوم کر سکتے ہیں وہ راہ جہاں پہنچتی ہے اس جگہہ کی بابت ہم بہت کچھ جان سکتے ہیں مسافر خوشی اور خورمی سے اپنی منزل کی طرف بڑھتے ہیں +

خدا کا کلام ہمارے راہ کی روشنی ہے جب تک ہم اس کلام کو چھوڑ کر صرف اپنی عقل کو اپنا رہنما بناکر چلتے تھے تو ہماری زندگی صرف اندھیرا ہی اندھیرا نظر آتی تھی زندگی ایک راز کی طرح معلوم ہوتی تھی سب باتیں شک اور شبہ سے پُر تھیں دل میں مایوسی اور لاپرواہی لبستی تھی بے مقصد بغرض ہم آوارہ پھرتے تھے نہیں جانتے تھے کہ کدھر جائیں مختلف بری خواہشوں کے بیابان میں مارے مارے پھرتے تھے موت اور دوزخ ہم کو نگلنے کے لئے منہہ پھیلا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ لیکن جب ہم خدا کے کلام کی پناہ میں آئے ہماری زندگی کی ترتیب بدل گئی ایک عجیب روشنی سے ہماری راہ منور ہو گئی تب ہم نے دیکھا کہ (۱) ہم ایک کوہ نجات کے سامنے کھڑے ہوئے ہیں اس کوہ کی چوٹی پر ایک بڑا چمکیلا دایمی مکان ہماری انتظاری کر رہا ہے جہاں تھکاوٹ نہیں۔ دُکھ نہیں۔ رونا نہیں۔ موت نہیں۔ وہاں کے رہنے والے مرتے نہیں۔ اُن کے سر پر جلالی تاج ہیں۔ وہاں ہمیشہ کا آرام ہے۔

(۲) ہم ایک فضل کی راہ کے مسافر ہیں خدا کے برّہ کے لہو سے یہہ راہ فضل تیار کئے گئے ہے جو کوئی اس برّہ پر ایمان لاتا ہے وہ ہی اس راہ میں آسکتا ہے اپنے اعمال کے زور سے راہِ فضل میں کوئی قدم نہیں رکھہ سکتا۔

(۳) ہم ایک عجیب قوت پر مقیم ہیں یہہ قوت ہمارے دشمنوں کو شکست دے رہی ہے ہمارے مردہ جسم میں جان ڈال رہی ہے یہہ قوت ہم کو ایک قلعہ میں چھپا رکھتی ہے شیطان کی سارے تیر اس قلعہ کی دیوار ہی میں رہ جاتے ہیں یہہ قوت ہم کو اس دنیا میں غالب زندگی عنایت کرتی ہے۔

(۴) ہم نے دیکھا کہ ہم سے ایک پانی کا سوتا جاری ہو رہا ہے جس کا پانی زمرّد جیسا صاف شفاف ہے اور جو کوئی اس کو پیتا ہے سو آسودہ ہو جاتا ہے ہمارے گھرانے کے لوگ اور ہمارے پڑوسی اس پانی کو پیکر خوش ہوتے ہیں۔

ہم نے اس کلام کی روشنی سے اور بھی بہت عجیب عجیب چیزیں دیکھی ہیں ہم نے دیکھا ہے کہ زندگی ہمارے لئے مسیح اور موت ہمارے لئے نفع ہے۔

اے پیارے دوست کیا تم اس روشنی کو لیکر نہیں چلوگے ضرور اس روشنی کو لیکر راہ میں قدم رکھو تو دیکھوگے کہ جو چیزیں اب صرف خیال ہی خیال معلوم ہوتی ہیں وہ دراصل کچھ حقیقت رکھتی ہیں اور جن باتوں کو اپنی کوشش سے حاصل نہیں کر سکتے وہ خود ہی حاصل ہو جائینگی یہہ روشنی تمکو منزل مقصود تک بخطرہ لے پہنچائیگی ٭

راقم
پادری۔ بی۔ بی۔ سائے

مہارانی انیسویں صدی

میں عالم خیالات میں پھرتا پھرتا ایک نہایت عالیشان اور خوشنما محل کے پاس سے گذرتا جاتا تھا کہ ناگاہ ایک نہائت دردناک آواز میرے کانوں میں پہنچی جو یہہ تھی کہ "آج صرف اُنیس ماہ اور باقی ہیں پھر تم مجھے دنیا میں نہ دیکھوگے" اس آواز کے ختم ہوتے ہی چند منٹ تک نہائت دردانگیز نالہ اور ماتم کی صدا شروع ہو گئی تب میں نے ارادہ کیا کہ دیکھوں تو سہی یہہ کیا معاملہ ہے پر وہاں تک پہنچنا بھی "تو خالہ جی کا گھر نہ تھا" قطعہ چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک۔

"کہاں وہ بادشاہی محل اور کہاں میں ایک غریب آدمی" خیر جرات کرکے اندر قدم رکھا اور ادھر اُدھر دیکھتا بھالتا آگے بڑھتا جاتا تھا آگے جاکر کیا دیکھتا ہوں کہ ایک عورت نہایت پیرسن سفید بالوں والی لیکن پھر بھی حسین اور خوبصورت ایک چارپائی پر لیٹی ہوئی ہے پر جاگتی ہے اور آنکھیں کھلی ہیں اور اس کے اردگرد اس کی لونڈیاں باندیاں جمع ہیں کوئی پنکھا کر رہی کوئی پاؤں دبا رہی ہے کوئی سر دبا رہی ہے کوئی کوئی صرف دیکھ ہی رہی ہے کوئی دوائی بنا رہی ہے کوئی بوتل صاف کر رہی ہے غرض کہ سب کی سب اس کی بیمارداری میں لگی ہیں میں نے اس کو دیکھتے ہی نہایت ادب سے سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیکر مجھ سے پوچھا کہ تم کون ہو میں نے جواب دیا کہ میں مسیحی ہوں تب وہ پیرسن بیمار عورت جھٹ بول اُٹھی کہ بیٹا میں بھی مسیحی ہوں پر آج صرف اُنیس ماہ اور باقی ہیں پھر تم مجھے دنیا میں نہ دیکھو گے" تب بدستور سابق وہ سب باندیاں پھر گریہ وزاری کرنے لگیں اور چند منٹ تک اور نالہ اور ماتم کا شور و غل بلند ہوا میں نے اس پیرسن بیمار عورت سے دریافت کیا کہ یہہ کیا ماجرا ہے اس نے جواب دیا میں ایک عالیشان مہارانی ہوں ہفت اقلیم یا کُل روئے زمین پر میری ہی سلطنت ہے سری مہارانی وکٹوریا قیصرۂ ہند قریباً بیس سال مجھ سے خورد سال ہیں میرے ہی عہد سلطنت میں اُنہوں نے قیصرۂ ہند کا لقب حاصل کیا زار روس اور قیصرۂ ہند اور بادشاہ جرمن اور پریسیڈنٹ فرانس اور پریسیڈنٹ امریکہ سب میرا دم بھرتے ہیں اور سلطان روم اور فغفور چین بھی مجھ سے ناواقف نہیں۔

لارڈ ولزلی گورنر جنرل ہند یا کمپنی کے عہد سلطنت میں میں نے جنم لیا اور جنم لیتے ہی کُل روئے زمین پر قابض ہو گئی لارڈ موصوف کو کل دیسی ریاستوں کے ساتھ رابطہ امدادی انتظام یا اسب سڈی اے ری سسٹم قایم کرنا میں نے ہی سکھلایا جب میں پانچ برس کی ہوئی میں نے لارڈ کارنوالس کو دوبارہ ہند میں طلب کیا۔

لارڈ مارکوئیس آف ہسٹنگز کے عہد میں نیپال اور پنڈاروں کی لڑائیاں لارڈ ایمہرسٹ گورنر جنرل کے عہد میں برما کی لڑائی اور قلعہ بھرت پور کا فتح ہونا۔

لارڈ ولیم بن ٹنگ گورنر جنرل کے عہد کی اصلاحات لارڈ آکلینڈ گورنر جنرل کے عہد میں کابل کی لڑائی لارڈ الن برا گورنر جنرل کے عہد میں کابل کی فتح اور ملک سندھ کا انگریزی عملداری میں شامل کیا جانا۔

لارڈ ہارڈنگ گورنر جنرل کے عہد میں سکھوں سے سرکار انگریزی کی اول لڑائی بعہد لارڈ ڈلہوزی جنگ دوم و فتح پنجاب لارڈ کیننگ گورنر جنرل کے عہد میں سپاہیوں کی بغاوت یعنے غدر اور غدر کا فرو ہونا اور ہند میں کمپنی کی حکومت کا خاتمہ اور سری ملکہ معظمہ وکٹوریا کی حکومت کا شروع اور نیز اخبار طلسم حیرت مدراس کا جاری ہونا۔

یہہ سب کچھ اس وقت تک ہوا جب تک کہ میں اٹھاونّ سال کی عمر کو پہنچی میرے ۶۸ ویں سال میں اخبار مخزن مسیحی الہ آباد اور ۷۱ ویں میں اخبار عام لاہور اور ۷۳ ویں میں نورافشاں لودیانہ[۱] اور ۷۸ ویں میں دبدبہ قیصری بریلی اور ۷۹ ویں میں راجپوتانہ گزٹ اجمیر اور ۸۰ ویں میں وکٹوریا پیپر سیالکوٹ اور ۸۴ ویں میں کرسچن میسنجر الہ آباد اور ۸۷ ویں میں دوست ہند بھیرہ اور پیسہ اخبار لاہور اور ۹۰ ویں میں کانپور گزٹ اور ۹۳ ویں میں انیس ہند میرٹھ اور ۹۴ ویں میں ہفتہ وار لاہور اور ۹۵ ویں میں کشف الحقایق بمبئی اور ۹۷ ویں میں آریا گزٹ پنجاب لاہور اور اخبار الحکم قادیان جاری ہوئے۔

اور اب صرف اُنیس ماہ اور باقی ہیں پھر تم مجھے دنیا میں نہ دیکھو گے اور میرا نام اُنیسویں صدی ہے پر چونکہ میں مسیحی ہوں مجھے موت کا غم نہیں بلکہ اپنے مالک[۲] کے پیغام کے اشتیاق میں اپنی عمر کے دن گن گنکر بسر کر رہی ہوں کیونکہ زندگی میرے لئے مسیح اور موت میرے لئے نفع ہے ؛

۱؎ یہہ پیر جناب بزرگوار پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب۔ ڈی۔ ڈی کا لگایا ہوا ہے جسکو وہ حال میں بھی سینچ رہے ہیں ؛

۲؎ مالک سے مراد خداوند یسوع مسیح ہے کہ جس کے نام سے وہ موسوم ہے ؛

راقم

دینا ناتھ شاد لودیانہ

عیسائی دینْ کی ترقی اور مشنری صاحبان کی توجہہ

جب ہم دنیا کے چاروں کناروں پر نظر کرتے ہیں تو زمانہ حال میں بنسبت زمانہ سلف کے کئی درجہ زیادہ عیسائی نظر آتے ہیں خداوند مسیح کا دین روز افزوں ترقی پر ہے جیسا کہ رسولوں کے اعمال ۵ باب ۳۸ آیت میں لکھا ہے کہ اگر یہہ تدبیر یا کام انسان سے ہے تو ضایع ہو گا پر اگر خدا سے ہے تو تم اسے ضایع نہیں کر سکتے اس سے صاف ثابت ہے کہ یہہ دین خدا کی طرف سے ہے لیکن بسبب نہ ہونے

لایق و مناسب توجہ مشنری صاحبان کے اس دین کے عروج میں ہرج ہو رہا ہی ہزارہا عیسائی تلاش معاش میں دیس بدیس پھرتے ہیں نہ کوئی سرکاری ملازمت حاصل ہوتی ہی نہ ملازمت مشن سرکاری ملازمت تو حاصل ہونی ہی ناممکن ہی کیونکہ اکثر عیسائی لڑکے سند حاصل کرنے میں سعی نہیں کرتے ہیں اگر کوئی اتفاقاً سرکاری ملازمت پر مامور ہو بھی گیا تو اول ہندو محمدیوں کی یکتائی ایسی ہی کہ اسے قایم رہنا ہی محال ہو جاتا ہی اور اگر اُن سے کسی صورت سے رسوخ پیدا کر بھی لیا جاوے تو مشنری صاحبان اس سے متنفر ہونگے یعنے اس کے افسروں سے شکایات شروع کرینگے کہ وہ ہندو محمدیوں کی مجلس میں رہتا ہی وغیرہ وغیرہ۔ پھر تو نوبت یہاں تک پہنچتی ہی کہ بیچارے کو لاچار ہو کر ملازمت سے درکنار ہونا پڑتا ہی بلکہ ملازمت سے درکنار تو یکطرف علاوہ اس کے ہزارہا سرگردانیاں و پریشانیاں برداشت کرنی پڑتی ہیں مجبور ہو کر بیچارا بدبختی کا مارا اگر کسی مشنری صاحب سے مشن کی ملازمت کے واسطے درخواست کر بیٹھا تو جواب یہہ ملا کہ ابھی تمہارے لئے روح کی ہلاہٹ نہیں ہوئی ہی اب بتائیے وہ بیچارا کرے تو کیا کرے یہہ تو خواندہ عیسائی بھائیوں کا حال ہی رہے بیچارے ناخواندے اُن کا خدا حافظ ان بیچاروں کا ذکر کرنا ہی فضول ہی کاشکہ جیسے اس زمانہ میں مشنری صاحبان زبانی فرماتے ہیں کہ صنعت و حرفت اختیار کی جاوے اگر یہہ عملی طور پر دکھایا جاوے تو زہے قسمت مثلاً اگر ناخواندوں کے لئے اراضیات متعلقہ مشن خریدی جاویں اور کارخانہ جات جیسا کہ ضرورت ملک ہی کھولے جاویں تو امید قوی ہی کہ حال کی نسبت وہ چند ترقی دین عیسوی کی ہوگی۔ شاید گمان ہوگا کہ یہہ (لالچ) ہی مگر میری ناقص عقل میں تو یہہ دانشطام نظر آتا ہی کیا خوب ہوتا اگر جگہہ بجگہہ صنعت اور حرفت کے مدرسے کھولے جاتے۔

میری ناقص رائے میں اس انتظام سے دونوں فریق یعنے خواندہ و ناخواندہ اپنے گذارہ کی صورت بخوبی نکال سکتے ہیں اور غالب ہی کہ اسی انتظام کے ذریعہ سے چند صدیوں میں ہند میں سلف سپورٹ کا سوال بھی حل ہو جاوے گو کہ بعض زبانی جمع خرچ کرنے والے آج کی رات ہی کو سلف سپورٹ کرنا چاہتے ہیں لیکن خود مشن کے ٹکڑوں پر ہی بھروسہ کئے بیٹھے ہیں سچ تو یہہ ہی کہ وہ یورپین پادری صاحبان کے اختیار اور قدر و منزلت کے حاسد ہیں ورنہ سلف سپورٹ سے بالکل کچھ غرض و مقصد نہیں رکھتے اور نہ دیسی مسیحیوں کی بہتری کے خواہاں ہی ہیں۔

راقم

امرت لعل بنرجی

کرستیاں

اور پہلے انطاکیہ میں شاگرد کرستیاں کہلائے
اعمال ۱۱ باب ۲۶ آیت کا آخری جملہ؎

پیارے ناظرین بائبل اقدس میں کرستیاں لفظ دو دفعہ آیا ہی۔ اوّل اعمال کی کتاب میں دوّم اپطرس ۴ باب ۱۶ آیت میں کرستیاں کیا ہی میٹھا اور دلربا نام ہی اور کرستیاں نام کیا ہی شیریں اور دلپسند ہی یہہ نام پانے والوں کے لئے کیا ہی مبارک ہی یہہ لقب مسیحیوں کو بہت ہی موزون ہی اس نام سے انسان کی مغفرت اور رہائی ہی اس نام سے گنہگاروں کا دخل بہشت میں ہو سکتا ہی اسی نام میں کمال خوبی اور معرفت کا علم بھرا ہوا ہی سوائے اس نام کے انسان کو اور کوئی نام بچا نہیں سکتا سوائے اس نام کے آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر کوئی دوسرا نام انسان کو بخشا نہیں گیا۔ کرستیاں نام آسمانوں پر بلند ہی کرستیاں نام نہایت ہی بزرگ ہی اسی نام پر غیر قومیں آسرا رکھتی ہیں کرستیاں نام سے خدا خوش ہوتا ہی اس نام کے آگے دنیا کے تمام نام ذلیل اور نکمّے ہیں اس نام سے دیو ڈرتے ہیں اس نام سے بھوت بھاگتے ہیں اس نام سے شیطان کافور ہوتا ہی بیماریاں اس نام سے دور ہوتی ہیں ہر طرح کے مریض اس نام سے شفا پاتے ہیں یہہ نام زمین پر اعلیٰ اور آسمان پر بلند ہی اس نام کو فرشتے عزت سے لیتے اور اس نام کے ملائک خدمت گذار ہوتے ہیں یہہ نام میرے واسطے نہایت ہی مفید ہی؎

گو غیر قوم لوگ اس نام کو اچھا نہیں سمجھتے اور اس نام سے نفرت رکھتے ہیں اور کرستیاں نام کو حقارت سے لیتے ہیں اس نام کو تچھ او ملیچھ سمجھتے ہیں اور کرستیاں نام کو نیچ خیال کرتے ہیں۔ مگر افسوس ان کو اس نام کی حقیقت معلوم نہیں اُن کی آنکھوں کے آگے گناہ کا اور ضد کا پردہ ہی اس سبب سے ان کو اس نام کی خوبی معلوم نہیں ہوتی اُن کے دل تاریک ہیں اس واسطے کرستیاں نام کی حشمت اُن کی سمجھ میں نہیں آسکتی مگر اے غیر اقوام یاد رکھنا کہ ایک دن تم کو اس نام کے آگے جھکنا پڑیگا اور اسی نام کے بندے تختوں پر بیٹھکر تمہاری عدالت کرینگے اور اس وقت تم پچھتاؤگے اور روؤگے مگر اب تم اس نام سے نفرت کرتے ہو تو اب بھی یہہ

نام قبول کرو یہہ نام تمہیں بھی آسمان پر بلند کرے گا ہائے ہائے بہت قومیں کیوں اس نام سے باغی اور سرکش ہو رہی ہیں آؤ اے غیر قومو اب بھی اس نام کو قبول کرو ابھی وقت ہی اور فرصت ہی ابھی کرستیان نام کا اظہار ہوتا ہی۔

اب ہم اس نام کی حقیقت کو خدا کے کلام سے دیکھیں کہ یہہ نام شاگردوں کو کس نے دیا اور کس شہر میں دیا گیا اور کیوں دیا گیا۔

جب ہم اعمال کی کتاب کو پڑھتے ہیں تو یہہ نام اس کتاب کے درمیان ملتا ہی کہ پہلے شہر انطاکیہ میں مسیحی کرستیان کہلائے اس کتاب سے معلوم ہوتا ہی کہ رسولوں میں سے کسی نے انطاکیہ شہر میں جاکر منادی نہ کی تھی اور نہ جماعت قایم کی تھی مگر وہ عیسائی اُس جھوجھا سے جو کہ استفنس کے شہید ہونے کے سبب برپا ہوا تھا اور یروشلم میں رہتے تھے اور تتر بتر ہو گئے تھے پھرتے پھرتے وہی عیسائی فونیکیا اور کپرس اور انطاکیہ وغیرہ میں انجیل کی منادی کرتے گئے مگر وہ یہودیوں کے سوا غیر قوموں کو انجیل نہ سُناتے تھے اور اُن میں کپرسی اور کرینی مسیحی بھی تھے یہہ غیر قوموں میں سے تھے اُنہوں نے یونانی یہودیوں کو کلام کی خوشخبری سُنائی ان کی بابت اعمال کی کتاب میں یوں مرقوم ہی (خداوند کا ہاتھ ان کے ساتھ تھا اور بہت لوگ جو ایمان لائے اور خداوند کی طرف پھرے۔ اعمال ۱۱ باب ۲۱ آیت) مگر ابھی تک رسولوں میں سے انطاکیہ کوئی نہیں گیا تھا لیکن اب یہہ خبر یروشلم کے کان میں پہنچی کہ شہر انطاکیہ میں ایک جماعت قایم ہو گئی ہی اس واسطے یروشلم کی کلیسیا نے برنباس کو انطاکیہ میں ڈیلی گیٹ مقرر کر کے روانہ کیا کہ انطاکیہ کی جماعت کی خبر لاوے سو جب برنباس وہاں پہنچا تو وہ خدا کا فضل دیکھکر بہت خوش ہوا اور برنباس کے چال وچلن کی بابت یہہ گواہی ہی کیونکہ وہ نیک مرد تھا اور روح القدس اور ایمان سے بھرا ہوا تھا اور ایک بڑی جماعت خداوند کی طرف رجوع لائی۔ (اعمال ۱۱ باب ۲۴ آیت) سو برنباس نے اُن کو نصیحت کی کہ دل کی مضبوطی کے ساتھ خداوند میں لگے رہو۔

پولوس یروشلم میں بیدھڑک دلیری کے ساتھ یسوع مسیح کے نام پر کلام کرتا تھا اور یونانی یہودیوں کے ساتھ بحث کرتا تھا اور یونانی یہودی پولوس کے مار ڈالنے کے درپے تھے تب یروشلم کی کلیسیا نے پولوس کو قیصر کی طرف روانہ کیا اور وہاں سے پولوس ترسوس کی طرف چلا گیا تاکہ وہ یونانی یہودیوں کے ہاتھ سے مارا نہ جاوے کیونکہ لکھا ہی (تب بھائیوں نے یہہ معلوم کر کے پولوس کو قیصریہ میں لے جاکر وہاں سے اُوس کو ترسوس کی طرف روانہ کیا۔ اعمال ۹ باب ۳۰ آیت میں پڑھکر دیکھو) چونکہ یہہ واقعات برنباس کے انطاکیہ میں آنے سے پیشتر ہوئے تھے اور ان تمام معاملات کی برنباس کو خبر تھی سو برنباس انطاکیہ سے پولوس کی تلاش میں ترسوس کی طرف چلا اور جب پولوس ملا تو برنباس نے اسے تمام احوال انطاکیہ کی کلیسیا کا بتایا کہ انطاکیہ میں بڑا کلام ہوا ہی اور وہاں ایک بڑی جماعت قایم ہی اور وہاں خدا کا بڑا فضل ہی سو پولوس اور برنباس دونوں انطاکیہ میں آئے اور وہاں ایکسال رہے جیسے لکھا ہی (اور ایسا ہوا کہ وہ سال بھر کلیسیا میں شامل ہوا کئے اور بہت لوگوں کو سکھایا کرتے تھے اور پہلے انطاکیہ میں شاگرد کرستیان کہلائے۔ اعمال ۱۱ باب ۲۶ آیت) اب ہم کو معلوم ہو گیا کہ پہلے شہر انطاکیہ میں شاگرد کرستیان کہلائے اور انطاکیہ کے باشندوں نے پہلے یہہ خطاب مسیحیوں کو دیا اگرچہ انطاکیہ کے باشندوں نے نیک نیت سے یہہ نام مسیحیوں کو نہ دیا ہو مگر مسیحیوں کے لئے یہہ نام موزون تھا اور ان کا حق بھی تھا کہ یہہ لقب اُن کو ملے اور اس وقت کے مسیحیوں کو زیبا تھا کہ وہ کرستیان کہلائیں۔

کیونکہ وہ یسوع کرست کی پیروی سچے دل سے کرتے تھے اور روح القدس اور ایمان سے بھرے ہوئے نیک مرد تھے لہذا وہ کرستیاں کہلانے کے لوگ تھے کرستیان وہ کہلا سکتا ہی جو مسیح مصلوب پر بھروسہ رکھتا اور اس کی مرضی پر چلتا ہی سچا وہ ہی جو اپنی جان اور مال دونوں مسیح کے نام پر قربان کرتا ہی اور کرستیاں نام پر فدا ہی اور کرستیاں نام کی عزت کرتا ہی اس واسطے اس کی زندگی مسیح کے ساتھ وابستہ ہی یہہ کرستیاں نام یسوع کرسٹ کے ساتھ ثابت کرتا ہی کہ کیا رشتہ ہی کہ مسیح اور مسیح کے لوگوں کا آپس میں کیسا میل ہی۔ جیسے درخت کا ڈالی سے اور ڈالی کا درخت سے یہہ قاعدہ ہی کہ ہر ایک اُستاد کی بزرگی شاگرد سے اور ہر ایک پیر کی پیری مریدوں سے اور ہر ایک نبی کی نبوت اس کی اُمت سے ظاہر ہوتی ہی مثلاً جیسے محمد جہاد کی خونریزی میں تیز تھا اور ازدواجی میں سرگرم تھا ویسے ہی اس کے مرید یا اُس کی امت اس کے کاموں کو ثابت کرتی ہی جیسے ہندو ننگے بزرگوں نے بت پرستی کی۔ ویسے ہی ہندو کرتے ہیں گویا ہندو لکیر کے فقیر ہیں یا جیسے

مضامین مفید المبتدین

بقیہ

گیارھواں نقطہ

دیکھو نور افشاں مطبوعہ ۱۴ اپریل ۱۸۹۹ء

(۵) سوال شاگردوں کی طبیعت کا بدلنا کس طرح سے ہوا

(۶) جواب ضرور بالضرور کوئی نہ کوئی معاملہ ہوا ہوگا یہہ معاملہ یہہ تھا کہ مسیح جی اُٹھا تھا جس پر شاگردوں نے یقین کیا تھا جس طرح پہلے بیان ہوا کہ وہ تبدیل ہو گئے تھے ؛

(۷) (اعمال ۴ باب ۱۹ و ۲۰ آیتیں) پطرس جو پہلے ڈرپوک تھا اب دلیر ہو کے حاکموں کے سامنے کہتا ہے کہ تم ہی انصاف کرو ؛

(۸) خاصکر یعقوب مسیح کے بھائی کا دل بدلنا کیونکہ صلیب کے پاس یعقوب بے ایمان تھا یہاں تک کہ مسیح نے اپنی والدہ کو یوحنا کے سپرد کیا اس واسطے مریم کا کوئی ایسا بیٹا نہیں تھا جس کے سپرد مسیح اپنی والدہ کو تسلی کے ساتھ کر سکے (۱ قرنتیوں ۱۵ باب ۷ آیت) یعقوب بعد میں ایمان لایا ؛

اب یہہ سارے معاملے ایسے ہیں کہ منکر اور یہودی۔ استاد بھی جو مسیح کے جی اُٹھنے کو نہیں مانتے ہیں خوب اچھی طرح سے مان لیتے ہیں کہ اُس کے شاگردوں نے مان لیا تھا کہ مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے

معترضوں کے قول

(۱) منکر ایک منکر نے کہا ہے کہ یہاں تک یقین کرنا چاہئے کہ شاگرد سارے دل سے ایمان لائے تھے کہ مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے اِس پر ہمارے دو سوال ہیں ؛

اول کہ مسیح کے شاگردوں کو کس طرح یقین آیا کہ مسیح جی اُٹھا ہے

دوم ہم کو ماننا پڑتا ہے کہ قبر خالی پائی گئی تھی اور شاگردوں نے بلکہ پطرس نے بھی مسیح کو مرنے کے بعد دیکھا ؛

(۲) منکر ایک اور منکر ہی نے جواب دیا کہ ان کا ایمان کہاں سے آیا تھا۔ ایک جوش والی عورت کے جوش نے دنیا کو ایک مُردوں میں سے اُٹھایا ہوا خدا دیا ؛

دوسرے منکر کے جواب کا جواب الجواب یہہ ہے کہ جوش والی عورت کے جوش نے ایسا کام نہیں کیا اور نہ عورت کا جوش ایسا کام کر سکتا ہے

اول متی محصول لینے والا تھا وہ عورتوں کی چالوں اور رونے پیٹنے سے خوب واقف تھا مشکل سے کوئی عورت متی کو فریب دے سکتی۔

دوم تھوما ایک ایسا آدمی تھا جو ہمیشہ دیکھنے سے مانتا کیونکہ وہ کہتا ہے کہ جب تک میں نہ دیکھوں اگرچہ سب شاگردوں نے اس پر یقین کیا تھا سو تھوما کہتا ہے کہ جب تک میں نہ دیکھوں سو ممکن نہیں کہ تھوما مریم کی مانتا۔

سوئم علاوہ اس کے کلیسیا کی کامیابی کے واسطے پولوس کی تبدیلی کی ضرورت ہوئی اور وہ بھی بڑی مشکل سے بلکہ صرف دیکھنے سے ایمان لایا لہذا ایسے شخصوں کے جوش والی عورت کا جوش کام نہیں کر سکتا ؛

(۳) منکر ایک اور منکر نے کہا ہے کہ انہوں نے اُس کو خواب میں دیکھا۔ جواب عجیب بات ہے کہ گیارہ شخصوں نے ایک ہی شخص کو ایک ہی رات کو ایک ہی خواب میں دیکھا اور علاوہ اس کے مسیح کے شاگرد مسیح کی انتظاری میں نہیں تھے سو خواب کی گنجائش بالکل نہیں اور اس سے بھی بڑھکر بالکل ہی ناممکن ہے کہ پانچسو آدمی ایک ہی دم ایک ہی خواب دیکھیں (۱ قرنتیوں ۱۵ باب ۶ آیت)

(۴) منکر پھر اور منکروں نے کہا کہ وہ موا بھی نہیں پہلا جواب۔ یہہ یاد رکھنا چاہئے کہ ان مصیبتوں کے سبب جو مسیح نے صلیب اُٹھانے کے پیشتر سہیں اگر وہ اس وقت نہیں موا تو بھی اُس کو مرنا تھا۔ دوسرا جواب۔ نہ صرف مصلوب ہونے سے موا بلکہ شکستہ دلی سے موا کیونکہ دل ساری زندگی کا چشمہ ہے جب وہ چشمہ ٹوٹ گیا تو وہ مر گیا (واعظ ۱۲ باب ۶ آیت) مسیح کی موت کی تصویر۔ تیسرا جواب۔ دشمنوں نے بھاری کوشش کی کہ وہ یقین کریں کہ وہ موا ہے (یوحنا ۱۹ باب ۳۲ و ۳۳ و ۳۴ آیتیں) اُنہوں نے یقین کیا کہ وہ مر گیا ہے۔ چوتھا جواب۔ فرض کرو کہ وہ بیہوش ہوا ناممکن ہے کہ وہ کسی پر ظاہر ہوتا جس طرح سے ظاہر ہوا کیونکہ وہ نہایت ہی کمزور ہوتا۔ پانچواں جواب۔ اگر مسیح بیہوشی کی حالت میں اُٹھتا تو اُس کو بعد میں مرنا تھا اور اگر بعد میں مر جاتا تو اُس کا جی اُٹھنا بیفایدہ ہوتا۔ چھٹا جواب۔ اگر مسیح جی نہیں اُٹھا تو وہ دنیا میں سب سے بڑا دھوکے باز ہے کیونکہ اُسنے کہا میں اُٹھا ہوں سو یہہ نہایت ہی مشکل بات ہے کہ کوئی کہے کہ اُسنے دھوکا دیا سو اگر مسیح نہیں جی اُٹھا تو اُسنے لوگوں کو دھوکا دیا اور اُسکی ساری زندگی فریب تھی پر کوئی عقلمند بھی نہیں کہیگا کہ مسیح کی زندگی فریب تھی کیونکہ کوئی نہیں یقین کر سکتا کہ مسیح ایسا دھوکا دیسکے

[illegible]

بتلاتے ہیں کہ جو کچھ ہمنے دیکھا اور سنا بالکل درست ہے۔ فقط راقم ج۔ک۔

واقعات اور رائیں

پیرس سے فگاگو ریکارڈ کا نامہ نگار خبر دیتا ہے کہ فرانس میں پرہیزگاری جوش و خروش سے بڑھتی جاتی ہے سینٹ میں ایک بل منشی اشیا کی دوکانوں کے بند کرنے کے لئے پاس کیا گیا ہے رپورٹ سے جو بل کے ساتھ منسلک ہے معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۸۲۰ء میں ۲۸۱۸۴۷ دوکانیں اور سنہ ۱۸۳۰ء میں ۳۶۴۸۷۵ تھیں اور آج کل ۴۲۴۵۰۰ دوکانیں ہیں اس سے یہہ مطلب بھی نکلتا ہے کہ ہر ۸۵ باشندوں کے پیچھے ایک دوکان یا ایک دوکان فی دس بالغوں کے لئے ہے اور شمالی اطراف میں ہر ۴۶ آدمیوں کے لئے ایک دوکان ہے ؛

چار برسوں میں بائبل اور انجیلوں کی اوسط سالانہ فروخت جس میں قریب دو لاکھ پچاس ہزار کے تھی زیادہ سے زیادہ تعداد فروخت دو لاکھ نوّے ہزار ہوئی لیکن سنہ ۱۸۹۸ء کے پہلے دس مہینوں میں سات لاکھ پچانوے ہزار جلدیں فروخت ہوئیں اور امید تھی کہ پہلی جنوری سنہ ۱۸۹۹ء تک دس لاکھ سے زیادہ بک جائینگی نارتھ جاپان ٹریکٹ سوسائٹی کی بھی کتابوں کی بکری پہلے سالوں سے بہت بڑھکر ہوئی ؛

امید کی جاتی ہے کہ اس سال نومبر کے آخری ہفتے میں امریکہ کے مشہور پروفیسر لاڈ صاحب ہندوستان میں تشریف لاویں گے انہوں نے احمد نگر کے پادری۔ آر۔ اے۔ ہیوم ڈی۔ ڈی۔ کو دو خط لکھے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ دس یا پندرہ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء تک ہندوستان میں رہیں گے اور کلکتہ مدراس اور بمبئی میں اپنے پندرہ لیکچر جو انہوں نے دین کی فیلسوفی کی بڑی بڑی باتوں کی نسبت تیار کئے ہیں دینگے۔ اُن صوبجات کے علاوہ جن کا ذکر اُوپر کیا گیا ہے اگر اور کسی صوبے کے لوگ بھی چاہتے ہیں کہ پروفیسر لاڈ صاحب اُن کے ہاں چند لیکچر دیں تو وہ ڈاکٹر ہیوم سے خط و کتابت کر کے فیصلہ کر سکتے ہیں ؛

ہندوستان کے مختلف حصوں میں بار بار چرچا کیا جاتا ہے کہ مشنری اور ہندوستانی مسیحی جہاں تک ہوسکے ہندو اور مسلمان ملازموں کی بجائے مسیحیوں کو اپنے ہاں ملازم رکھیں لیکن عام طور پر مسیحیوں میں یہہ خیال پھیلا ہوا ہے کہ مسیحی نوکر اچھی طرح ادب سے کام نہیں کرتے غیر قوم نوکروں کی طرح وہ فرمانبرداری نہیں کرتے مسیحی ملازموں کے حق میں اس قسم کے خیالات کا پھیل جانا بڑے شرم کی بات ہے۔ خوشی کی بات ہے کہ۔ ایس۔ پی۔ جی۔ مشن۔ کانپور کے پادری ویسکٹ صاحب نے اس کی اصلیت کو دریافت کرنے کے لئے بمبئی گارڈین میں ایک چٹھی بمعہ چند سوالات کے شایع کروائی ہے اس کے ساتھ بمبئی گارڈین کے اڈیٹر نے اپنے پریس کی نسبت جواب دئے اور بتلایا ہے کہ اُن کے پریس میں زیادہ تعداد مسیحی ملازموں کی ہے اور وہ ہندو مسلمانوں سے کام کرنے میں کسی صورت میں کم نہیں ہیں بلکہ بہت باتوں سے اُن سے بہتر کام کرتے ہیں اُن میں اُنہوں نے ایک مشکل کا ذکر کیا جو یہہ ہے کہ مسیحیوں کو کام سکھلانا پڑتا ہے حالانکہ ہندو مسلمان سیکھے ہوئے مل سکتے ہیں مگر مسیحی جب کام سیکھ گئے تو ان کا کام ہندو مسلمانوں سے اچھا ہوتا ہے اور اکثر وہ ہندو مسلمانوں سے زیادہ اعتبار کے لایق بھی ہوتے ہیں۔

جنرل گارفیلڈ تیس برس کی عمر میں یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ کے پریزیڈنٹ ہوئے جب وہ اس اعلیٰ عہدے پر ممتاز تھے تو ایک دفعہ اُنہیں بازار جانے کا اتفاق ہوا سادہ طبع تو اول درجے کے تھے اکیلے پھر رہے تھے دیکھتے کیا ہیں ایک چھوٹا سا لڑکا پھولوں کا ٹوکرہ اُٹھائے جاتا ہے مگر وہ اس قدر بھاری تھا کہ لڑکے سے مشکل سے چلا جاتا تھا ان کو اُس کی حالت پر ترس آیا اور فرمایا کہ لاؤ میں لے چلوں لڑکے نے انکار کیا مگر یہہ نہ مانے اور ٹوکرہ خود اُٹھا کر منزل مقصود پہ لے گئے لڑکا نہایت مشکور ہوا اور کہا آپ اپنے گھر کا پتہ مجھے دیں تاکہ میں آپ کے گھر پر آکر آپ کی عنایت کا شکریہ ادا کروں اُنہوں نے کہا نہیں مگر لڑکا اصرار کرتا گیا جب اُنہوں نے مکان کا پتہ بتایا تو لڑکا حیران ہوا۔ بھلا فرمائے اس سے بڑھکر انکساری اور فروتنی اور کیا ہو سکتی ہے ؟

سٹاک ہولم کی لائبریری میں سب سے قیمتی کتاب ایک بائبل ہے تعجب نہیں کہ یہہ بہت قیمتی تصور کیجاوے کیونکہ کوئی کتاب دنیا میں ایسی نہیں ہے اس کا وزن اور قد دونوں لاثانی ہیں کہتے ہیں کہ اس کے ورقوں کے لئے ۱۶۰ گدھوں کا چمڑہ خرچ کیا گیا ہے اس کتاب کے ۳۰۹ صفحے ہیں اور ہر ایک صفحہ ۳۵ انچ لمبا اور ۲۰ انچ چوڑا ہے اور اس کی جلد کے تختے چار چار انچ موٹے ہیں۔

گریٹ برٹن میں پچھلے سال مختلف سوسائٹیوں اور فارن مشنریونکی کل آمدنی ۲۵۵۷۴۰۵ پونڈ ہوئی۔

شعر و سخن

غزل طبعزاد شاد ہے

ترے عشق میں ہیں الم کیسے کیسے — ہیں تیری محبت میں غم کیسے کیسے
اُسے بھولجاتا ہوں ہر روز میں ہے — ترقی پہ حُسنِ صنم کیسے کیسے
بشوقِ قدم بوسی تو ز باقن — ہر اک دم نکلتا ہو دم کیسے کیسے
بدیدار جاناں شدہ شاد و واپس — ہو کرتا بیانِ ضم کیسے کیسے
جو دیتے ہیں تیری بشارت ہر اک کو — ہیں اُنکے مبارک قدم کیسے کیسے
جنہوں نے قدم تیری اُلفت میں مارا — ہوئے اُنکے ترچھی قلم کیسے کیسے
تری انتظاری میں لاکھوں ہی حسرتیں — سہے ہیں اُنہوں نے ستم کیسے کیسے
ہوئے ہیں وہ مصلوب و مقتول بھی کچھ — ہوا انکی صورت رقم کیسے کیسے
وہ غمگیں و مضطر ہیں اور شاد ہوں گو — خوشی اور غم ہیں بہم کیسے کیسے

راقم۔ دینا ناتھ شاد لودیانہ

اطفال کا گیت

میری مانند چھوٹا بچہ — ایک بار ہوا تھا مسیح
وہ جو ہے جہان کا مالک — تھا لڑکا تھا صاحب
میں بھی چلوں نقشِ قدم — اس نمونے کا عجیب
جیسا وہ تھا میں بھی ہوں — دل میں پاک نرالا غریب
اب میں ہوں نجس نکما — بول میں چال میں ہوں نہ ہوں
دینے کو مجھے صفائی — دیا اُس نے اپنا خون
صرف ہماری ایک اُمید ہے — ہے نجات کی ایک تدبیر ہے
صرف وہ ہی رہائی پاتا ہے — جس کی توڑتا وہ زنجیر
دے مجھ بچے کو خداوند — اپنی مانند دل حلیم
عمر بھر میں ہر ایک بات میں — کروں تیری پاک تعظیم ہے
ہو ہر وقت تو میرا ہادی ہے — ہر بات میں میرا اُستاد
یہاں رہ کے ہوں مبارک — تجھ پاس چل کے ہوں دلشاد

گیت

میں رہتا تھا پہلے خداوند سے دور — اور اپنے کو جانتا تھا پاک بےقصور
گناہ تب تھا پیارا نہ مرضی عزیز — مسیح مصلوب کو میں جانتا ناچیز
تب مرے دلپر چمکا پاک فضل کا نور — تب دیکھا کہ میں ہوں بیہودہ سے دور
میں اپنے کو دیکھتا تھا مجرم بدکار — مسیح مصلوب کو نکرتا تھا پیار
پس دل میں آگیا فدا کا پاک ڈر — اور جانا کہ آپ سے نہ پاؤنگا گھر
میں رب کی محبت سے ہوا مغلوب — ہاں دل میں آگیا مسیح مصلوب
تب آئی تسلی خوف ہو گیا دُور — مسیح کے ایمان میں میں ہوا مسرور
تب تھی میری جان شافع میں مرغوب — جب منجی کو پایا مسیح مصلوب ہے

گیت

مسیح کے سپاہی تو آگے بڑھ جا ہے — اور دل میں برابر تو ہمت بڑھا
کہ جھنڈا مسیح کا ہے جھنڈا ہے نور — اور اُسہی کی فوج کو ہے فتح ضرور

کورس۔ تو آگے بڑھ جانا اور سستی نہ کر
سردار تو مسیح ہے۔ کچھ نہیں ہے ڈر ہے
تو آگے بڑھ جانا کر اُوپر نگاہ ہے
کہ یسوع ہر خطرہ میں دیگا پناہ

تو آگے بڑھ جانا اس جگہ نہ رہ — جو کچھ تیرے دل میں ہو یسوع سے کہہ
وہ بندے کو دیتا ہے مدد ہر آن — نہ اُس پر ہی غالب ہوگا شیطان
یسوع تیرا گرو ہے ہر روح کا جان — مت دشمن کے حملوں سے ہو پریشان
یسوع تیرا امیر ہے۔ حافظ عظیم ہے ہے — اور جنگ کے دن ہوگا وہ تجھ پر رحیم
مسیح کے سپاہی تو آگے بڑھ جا — اب لڑنیکا وقت ہے تو پیچھے نہ ستا
ہاں جلدی تو ہوگا فتح نصیب — کہ غلبہ ضرور ہے سردار ہے عجیب

گیت

یسوع رحمت سے بُلاتا ہے — تھکے ماندے جو ہیں خاص
او تو پیارو مجھ پاس آؤ ہے — مارے پھرتے کیوں اُداس؟
مجھ پاس ہے آرام کی جگہہ — ہلکا ہے میرا جوا ہے ہے
مجھ پاس ہوگے دل آسودہ — سُنو پیار کی بہہ دعا
عاصی یاد کر جان بچانے — فقط ایک ہی ہے تدبیر ہے
اپنے زور پر جو ٹیک رکھتا — اس کو پاتا ہے تاثیر؟

یسوع میں نجات مفت ملتی — اسمیں بجھتی روح کی پیاس
ماندوں کو آرام مل جاتا ہے — ننگوں کو ملتا لباس ہے
عاصی یاد کر ایک دن آتا — جب آواز یہہ ہوگی بند
آج ہی سُننا تجھ کو لازم ہے — دل کا ہونا فکر مند ہے
آج آسمان کا در ہے کھلا — باپ بڑھاتا اپنا ہاتھ
چھوڑ بغاوت رب سے میل کر — لے حیات جلدی کے ساتھ

ضرورت

۳ ۳

ایک عیسائی نوکر جو ذات کا برہمن تھا خدمتگار یا بیرہ کا کام چاہتا ہے اسکی جورو گاؤں میں بائبل وومن کا کام کرچکی ہے اگر اسکی بابت زیادہ دریافت کرنا ہو تو مس۔ ایم۔ ایس۔ ایل ہیریس فیض آباد سے خط و کتابت کرو ہ

المشتہر مس ایم۔ ایس۔ ایل ہیریس فیض آباد

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کیلئے پُرانے لوہے کی ریلیں

لمبائی چوڑائی۔ نرخ اور پہنچانے کی شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹور کیپر۔ این۔ ڈبلیو۔ ریلوے لاہور سے خط و کتابت کرو ہ

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت دو کاپی ہونگی ایک ہی شخص کے نام پرمعہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]
قیمت تین کاپی یا اُس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پرمعہ ضمیمہ محصول فی کاپی	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]
طالبعلموں کیلئے جو ہیڈ ماسٹر یا سپرنٹنڈنٹ کی معرفت درخواست کریں معہ محصول و ضمیمہ	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی ڈی اڈیٹر و منیجر اخبار نور افشاں کیواسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم۔ وائلی کے اہتمام سے چھپا ہے

